فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۹ رمضان ۱۳۹۲ھ، ۱۸ اخاء ۱۳۵۱ ہش، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے

اگر خدا کی خاطر تلخی اُٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچّہ کی طرح تم خدا کی گود میں آجاؤ گے

"انسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبّت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظّارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے، لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے، تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔" (الوصیت صفحہ ۱۱، ۱۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۷ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت کل بہت ناساز رہی آج قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ربوہ ۱۷ اخاء حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گذشتہ ایک ماہ سے گھٹنے میں درد نقرس ہے۔ پھرنے میں دقّت محسوس ہوتی ہے۔ اب قدرے افاقہ ہے لیکن درد کی تکلیف پوری طرح رفع نہیں ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

کل مورخہ ۱۶ اخاء کو مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب آف گھانا (افریقن احمدی مبلغ) بیرون ملک فریضۂ تبلیغ اسلام ادا کرنے کیلئے بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو گئے۔ سٹیشن پر بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا۔ محترم مولینا ابو العطاء صاحب نے اس موقعہ پر اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں کامیابی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ اسلام بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

غلبۂ اسلام کے دن قریب آرہے ہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا۔ اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

یہ کام مالی اور جانی جہاد چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے مسلسل جدوجہد درکار ہے جو جاری ہے۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ اسی غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ اس میں فراخدلی سے حصہ لیجئے اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے سعی فرمائیے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ؛

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۸ ماہ اخاء ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سراپا برکتوں سے معمور ایّام

آجکل ہم ماہ رمضان کے نہایت مبارک ایام میں سے گزر رہے ہیں۔ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے کہ اس کی عظیم الشان برکات کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے دو ماہ قبل ہی سے رمضان کا انتظار کرنا شروع کر دیتے تھے۔ اور یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کا مہینہ پانے اور اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک معمول کا ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ، وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ أَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ (رواہ البیہقی فی دعواۃ الکبیر)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا معمول تھا کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو حضورؐ یہ دُعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (اے اللہ ہمارے لئے ماہ رجب اور ماہ شعبان میں برکت دے اور ہمیں رمضان کا مہینہ نصیب فرما) نیز آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دو ماہ قبل ہی سے رمضان کا انتظار کرنا اور پھر اس ماہ کو پانے اور اس سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے کے لئے دُعائیں کرنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ مہینہ نہایت ہی عظیم الشان برکات کا حامل ہے اور ایک حقیقی مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ماہ مبارک کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے پہلے ہی سے مستعد ہو جایا کرے اور جب یہ ماہ مبارک شروع ہو جائے تو پھر ہمہ وقت اور ہمہ تن اس کی برکات سے اپنی جھولیاں بھرنے میں ہی مصروف رہے۔ رمضان کی برکات کی جو معرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی وہ کسی اور کو حاصل نہ تھی اور نہ ہو سکتی تھی اسی لئے آپؐ کو رمضان کی آمد کا بہت انتظار رہتا تھا اور آپؐ رمضان سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے کے لئے دُعائیں کرنی شروع کر دیتے تھے۔ پھر ساتھ کے ساتھ ہی آپؐ اپنے صحابہؓ کو رمضان کی عظیم الشان برکات سے آگاہ کرنے کی غرض سے ان برکات کو کھول کھول کر بیان کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے تھے تاکہ وہ بھی کمر ہمت کس لیں۔ اور جب رمضان کا مہینہ شروع ہو جائے تو وہ اس کی برکات سے مستفیض ہونے میں باہم ایک دوسرے سے پیچھے نہ رہیں۔

یہی وجہ ہے کہ کتب احادیث میں رمضان کے فضائل اور عظیم الشان برکات سے متعلق خاصی کثرت سے احادیث ملتی ہیں چنانچہ (۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں ثواب کی امید کرتے ہوئے رکھتا ہے اُس کے **تمام گناہ معاف** کر دیئے جاتے ہیں۔ (۲) پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے مومن کے لئے ڈھال کا کام دیتے ہیں۔ یعنی جس طرح ڈھال کے پیچھے رہ کر جنگ کرنے والا دشمن کے حملوں سے محفوظ ہوتا ہے اسی طرح رمضان میں روزوں کی ڈھال ہاتھ میں لے کر نہ صرف شیطان کے حملوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے بلکہ شیطان پر حملہ آور ہو کر اُس کے سر کو ہمیشہ ہمیش کے واسطے کچلا بھی جا سکتا ہے۔ (۳) حضرت ابوہریرہؓ ہی اپنی ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ (۴) حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی مخصوص عبادات اور ان کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے ایک خصوصی شرف اور منفرد اعزاز کا بھی ذکر فرمایا۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جنّت کا ایک خاص دروازہ ہے جسے ریّان (یعنی سیرابی کا دروازہ) کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے اور اس میں سے کوئی دوسرا داخل نہیں ہوگا۔ آواز دی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں۔ پس وہ اُس دروازہ میں سے داخل ہو جائیں گے۔ جونہی آخری روزہ دار اس میں داخل ہوگا، اُس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا، اور اس میں سے اور کوئی داخل نہ ہوگا۔ (۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک روایت کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن یہ امر ذہن نشین کرانے کے لئے کہ رمضان کا ہر حصہ اور ہر دن یعنی اس کے سارے کے سارے ہی ایّام بابرکت ہیں، فرمایا رمضان کا مہینہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اس کا ابتدائی حصہ رحمت ہی رحمت ہے اس کے درمیانی حصہ میں مغفرت ہے اور اس کا آخری حصہ آگ سے نجات کے حصول کا ذریعہ ہے یعنی رمضان کا مہینہ اوّل سے آخر تک برکتوں ہی برکتوں سے معمور ہے۔

ان سب احادیث سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے ایّام جن میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں، انتہائی بابرکت بلکہ سراپا برکتوں سے معمور ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ حصولِ انعاماتِ الٰہیہ کے ایّام ہیں، یہ خدائے رحیم و کریم کی طرف سے حصولِ مغفرت اور عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ کے ایّام ہیں اور اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو لقائے الٰہی کی لازوال دولت سے مالا مال ہونے کے ایّام ہیں اس سے بڑھ کر انسان کی بدبختی نہیں ہو سکتی کہ وہ ایسے بابرکت ایّام پائے اور پھر بھی اپنی غفلت سے محروم رہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ایک حدیث کے حوالہ سے فرمایا ہے:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا، پر اُس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۵)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان کی عظمت و اہمیّت کو سمجھنے، اور اس کی جملہ عبادات کو دلی اخلاص اور پورے عزم و تعہد کے ساتھ بجا لانے اور ان بابرکت ایّام کو اس طور پر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسکی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر متمتع ہو سکیں۔ آمین

جماعت احمدیہ کا ۸۰واں جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷ و ۲۸ دسمبر بروز منگل، بدھ، جمعرات ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

احباب ابھی سے اس عظیم روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ اپنے سنجیدہ اور ذی علم غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

سینتیس افراد کا قبولِ اسلام، ایک نئی جماعت کا قیام، تنزانیہ اخبارات میں ذکر، تائید و نصرت الٰہی کے روح پرور نظارے

(مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ انچارج تنزانیہ مشن (مشرقی افریقہ))

تنزانیہ مشرقی افریقہ میں گزشتہ چار ماہ کے دوران محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مبلغین کرام کی کوششوں کے جو شاندار نتائج سامنے آئے ہیں ان کی ایک جھلک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد کے مطابق عاجز تبلیغ اسلام کی خاطر ۲۳ مئی کو ربوہ سے تنزانیہ مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوا۔ احباب کرام نے جن پُر خلوص اور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ مجھے ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر الوداع کیا۔ وہ نظارہ آج بھی میرے دل میں زندہ ہے اور ہمیشہ ہی زندہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ان سب کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

عاجز ۲ مئی کو ایسٹ افریقن ایرویز کے ذریعہ کراچی سے دارالسلام (تنزانیہ) کیلئے روانہ ہوا۔

کراچی سے عدن تک کا سفر بخیر و خوبی گزر گیا۔ مگر جب جہاز عدن کی ایئرپورٹ پر لینڈ ہوا تو اچانک معلوم ہوا کہ جہاز کی پٹرول کی ٹینکی میں پٹرول کے ساتھ پانی بھرا ہوا ہے۔ اگر یہ جہاز اور تھوڑی دیر تک پرواز میں رہتا تو اس کے صحیح سلامت اترنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ چنانچہ سارا پانی ٹینکی سے نکال کر اس کی جگہ پٹرول بھرا گیا۔ اور اس کام کے دوران ہمارا جہاز عدن کی ایئرپورٹ پر ۶ گھنٹے لیٹ ہو گیا۔ اس ناقابل فراموش واقعہ کی یاد سے آج بھی دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے لبریز ہو جاتا ہے۔

نیروبی (کینیا) میں مختصر قیام کے بعد خاکسار ۹ مئی کو دارالسلام پہنچا۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر بدوملہوی بعض طلباء کے ساتھ دارالسلام ایئرپورٹ پر پہلے سے آئے ہوئے تھے۔ جن کے ساتھ میں بخیر و عافیت مشن ہاؤس پہنچ گیا۔ جماعت احمدیہ دارالسلام نے ایک پرتکلف استقبالیہ دعوت کا بھی انتظام کیا جس میں احباب کرام نے میری ملاقات پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد تین سال سے زائد عرصہ تک تنزانیہ میں کامیابی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ اسلام بجا لانے کے بعد ۶ جولائی کو دارالسلام سے ربوہ روانہ ہوئے۔ آپ کے سفر اختیار کرنے سے قبل جماعت احمدیہ دارالسلام نے مسجد سلام میں آپ کو ایک الوداعی پارٹی دی جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دو احباب نے تقاریر کیں۔ ایڈریس کے جواب میں مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرے ساتھ جس برادرانہ اور الفت و محبت کا سلوک کیا ہے۔ اس کا کماحقہٗ شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ربوہ کے واپسی سفر کے دوران میرا عمرہ کرنے کا ارادہ ہے امید ہے کہ آپ سب احباب مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ کے واپسی سفر کے دوران آپ نے عمرۂ بیت اللہ کرنے کی بھی سعادت پائی۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

یکم جون ۱۹۷۲ء کو خاکسار نے تنزانیہ مشن کا چارج لیا۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد کے واپس ربوہ جانے اور خاکسار کے چارج لینے کی خبر کو تنزانیہ کے انگریزی اخبار "ڈیلی نیوز" نے فوٹو کے ساتھ نمایاں طور پر شائع کیا۔ دارالسلام آتے ہی خاکسار نے اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان اور کئی سرکاری و غیر سرکاری افسران سے ملاقاتیں کیں جن میں ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کی نیشنل ایگزیکٹو کے جنرل سیکرٹری کامریڈ ہاشم مبیٹا صاحب بھی شامل ہیں۔ میری ملاقات سے وہ بہت ہی خوش ہوئے اور اسلام اور احمدیت کے بارہ میں ان سے ایک لمبی گفتگو ہوئی۔ جس سے وہ بہت ہی متاثر ہوئے اور آئندہ ملاقات کرنے کا وعدہ بھی کیا۔

اطفال اور خدام الاحمدیہ کو دینی تعلیم سکھانے کے سلسلہ میں دس اطفال پر مشتمل چھ ماہ کی دینی و تربیتی کلاس مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد نے مارچ میں شروع کی تھی آپ نے ایسے احسن رنگ میں انہیں تعلیم دی کہ ایک ماہ کے تھوڑے سے عرصہ میں ہی تمام اطفال نے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ کئی سورتیں، قرآنی دعائیں، حدیث کی دعائیں اور اسلام اور احمدیت کے بعض بنیادی مسائل کو زبانی یاد کر لیا۔ (جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء) آپ کے چلے جانے کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر بدوملہوی دینی و تربیتی کلاس کے اس پروگرام کو کماحقہ پورا کرنے میں مصروف ہو گئے۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر بدوملہوی مجھ سے ۲۰ دن قبل ہی تبلیغ اسلام کی خاطر یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ نے ایک ماہ کے تھوڑے سے عرصہ میں ہی انتہائی محنت اور کوشش سے اس حد تک سواحیلی زبان سیکھ لی کہ آپ بچوں کی دینی تعلیم جاری رکھنے کے قابل ہو گئے۔ آپ ایک ذہین، سمجھدار، ہونہار اور محنتی مبلغ ہیں۔

بہرحال تربیتی کلاس کا پروگرام مسلسل جاری رہا۔ روزانہ نماز فجر کے بعد طلباء قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے۔ صبح ۸ بجے سے کر پونے بارہ بجے تک باقاعدہ پڑھائی کے دوران مولوی منیر صاحب نے طلباء کو کئی سورتیں، قرآنی دعائیں۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کئی احادیث کی دعائیں کے علاوہ دیگر اہم دینی مسائل بھی زبانی یاد کروا دیئے۔ روزانہ نماز عصر کے بعد طلباء اپنی پڑھائی کی دہرائی کرتے رہے فروخت لٹریچر اور تبلیغی مشق کے سلسلہ میں ہفتہ میں دو دن مولوی صاحب موصوف کی زیر نگرانی طلباء باہر جاتے رہے واپسی پر کارکردگی کی رپورٹ لینے کے بعد ان سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے جو بعض غیر احمدی احباب ان سے پوچھتے تھے۔ طلباء کو پروگرام کے مطابق تقاریر کی مشق کرائی جاتی رہی۔ عام دینی معلومات میں زیادتی کی غرض سے بعض اہل علم حضرات کے لیکچرز بھی کروائے جاتے رہے۔ عام معمولی انگریزی اور اردو سکھانے کے لئے بھی کوشش کی جاتی رہی۔ ابتدائی عربی زبان سکھانے کے لئے مکرم جناب نور الحق خان صاحب روزانہ نماز مغرب کے بعد طلباء کو تختہ سیاہ پر نہایت ہی آسان اور عام فہم طریق سے عربی زبان سکھاتے رہے۔ (جزاہم اللہ احسن الجزاء) مختلف مقامات سے آئے ہوئے دس طلباء پر مشتمل یہ دینی کلاس اگست کے آخر میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ اب پروگرام کے مطابق طلباء جو تھے کورس کے نصاب کی پڑھائی میں مشغول ہیں۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر بدوملہوی دینی کلاس کے طلباء کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ مشن ہاؤس کے دیگر اہم کاموں میں بھی خاکسار کی مدد کرتے رہے جن میں فروخت لٹریچر کا حساب، اردو اور سواحیلی اخبارات کا چھاپنا۔ مشن کے ماہوار آمد و خرچ کے حسابات بنانا اور مشن ہاؤس میں آنے والے زائرین سے تبادلہ خیالات کر کے انہیں مناسب لٹریچر پیش کرنا وغیرہ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ دو غیر احمدی طلباء اور ایک جرمن ڈاکٹر کو بھی کچھ عرصہ تک یسرنا القرآن پڑھاتے رہے اسی طرح ہر ایک احمدی دوست آپ سے روزانہ ایک عرصہ سے عربی زبان کی کتابیں پڑھ رہے ہیں۔ مکرم منیر صاحب نے ایک دفعہ مودودی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک ٹیچر مسٹر ملک سے ان کے گھر پر جاکر اسلام اور احمدیت کے بارہ میں تبادلۂ خیال کیا۔ ایک احمدی اور چار غیر احمدی دوست بھی اس مجلس میں تشریف فرما تھے۔ مسئلہ وفات مسیح اور ختم نبوت پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ حاضر غیر احمدی احباب پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

عرصہ چار ماہ میں سینکڑوں زائرین احمدیت اور اسلام کی معلومات حاصل کرنے کی غرض سے مشن ہاؤس میں تشریف لاتے رہے جنکی خدمت میں زبانی گفتگو کے علاوہ مناسب لٹریچر بھی پیش کیا جاتا رہا۔ آنے والے زائرین حضرات میں حکومت کے سرکاری و غیر سرکاری افسران طلباء، سکول و یونیورسٹی لیکچرار اور یونیورسٹی پروفیسر حضرات، یورپین ٹورسٹ، تجار و دیگر معزز حضرات شامل ہیں۔

ایک دفعہ تنزانیہ قومی اسمبلی کے سپیکر جناب آدم ساپی صاحب بھی مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ آپ پہلے بھی وہ ہماری جماعت کے متعلق کافی معلومات رکھتے ہیں۔ اور مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کے شاگردوں اور اس ناچیز کے خاص دوستوں میں سے ہیں۔ آپ نے ہمارا لٹریچر خرید بھی کیا۔ AFRICA S[illegible] اور انگریزی زبان میں تفسیر کی انہوں نے بہت تعریف کی اور تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کو بہت سراہا۔ آپ نے دوبارہ آنے کا وعدہ بھی فرمایا۔

اسی طرح ہر ایک دفعہ مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں جو کہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے بڑے صاحبزادے ہیں کاروباری معلومات حاصل کرنے کے سلسلہ میں یورپ سے تنزانیہ تشریف لائے۔ آپ اپنے بعض غیر احمدی معزز دوستوں کی معیت میں روزانہ مسجد سلام میں نماز کے لئے تشریف لاتے رہے۔ آپ نے مشرقی پاکستان میں ہونے والے حالیہ واقعات پر احباب جماعت اور طلباء کے سامنے تقریر بھی کی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

ایک دفعہ Commonwealth سپورٹس کمپنی
سیالکوٹ کے اعجاز احمد صاحب جو کہ مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب سابق پریکٹیشنر ٹبورا تنزانیہ حال گوجرانوالہ کے رفقاء میں سے ہیں اور اپنے کاروبار کے سلسلہ میں تنزانیہ آئے ہوئے تھے ہمارے مشن ہاؤس میں تشریف لائے ایک سعید نوجوان ہونیکے ساتھ ساتھ آپ کو مذہب سے بھی کافی دلچسپی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ہماری جماعت کے متعلق بھی کافی حد تک واقفیت رکھتے تھے اور ہمارے مرکز کی طرف سے شائع کردہ کئی ایک کتابیں بھی پڑھ چکے تھے۔ حقیقت میں ان کا دل تو حق کو قبول کر چکا تھا مگر ایک حجاب سا باقی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے ان کا حجاب دور کر دیا اور انہوں نے پہلی ہی ملاقات میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ آپ نے ایک صد روپیہ ماہوار چندہ پاکستان میں ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مشن ہاؤس میں تشریف لانے والے سرکاری افسران میں سے تنزانیہ کی حکمران سیاسی پارٹی (TANU) کے نوجوانوں کی تنظیم (تانو یوتھ لیگ) کے مرکزی سیکرٹری مسٹر مسعند دانی سے بھی ملاقات ہوئی آپ ایک سرکاری افسر ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مصنف بھی ہیں۔ مشن ہاؤس میں تشریف لاکر آپ نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں مذاہب تنزانیہ کے بارہ میں ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اسی سلسلہ میں آپ سے بھی کچھ معلومات حاصل کرنے کی غرض سے یہاں آیا ہوں۔ چنانچہ آپ کو احمدیت اور اسلام کے بارہ میں مفید معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ لٹریچر بھی پیش کیا۔ جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ ان کے بعض سوالات کے جوابات بھی دئے گئے ان کے چہرہ سے ظاہر تھا کہ وہ اس بات سے بہت ہی خوش ہوئے ہیں انہوں نے وعدہ فرمایا کہ جب کتاب کو تصنیف کی غرض سے ڈرافٹ کریں گے تو ہمیں دکھا کر پھر شائع کریں گے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک جرمن مسلم مسٹر خالد جو کہ مدینہ یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ تنزانیہ مسلم کونسل کے ایک ذمہ دار فرد اور ایک ایسے دوست کی رفاقت میں یہاں تشریف لائے جو کہ مودودی خیالات کے حامی ہیں اور ہماری جماعت کے مخالف بھی۔ مسٹر خالد صاحب موصوف ہمارے جرمن مشن سے کافی حد تک واقفیت رکھتے تھے اور ہمارے مرکز کی طرف سے جرمن زبان میں ترجمہ شدہ قرآن کریم بھی پڑھ چکے تھے۔ آپ کے ساتھ قریباً دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ گفتگو کا نقطہ مرکزی اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے علاوہ ختم نبوت کا مسئلہ بھی تھا۔ چنانچہ ختم نبوت کے مسئلہ کے بارہ میں انہیں ایسے تسلی بخش جوابات دئے گئے کہ انہوں نے اپنے اس مودودی خیالات کے حامی دوست کے سامنے برملا اس بات کا اعتراف کیا کہ ختم نبوت کی جو تشریح آج میں نے سُنی ہے بہت ہی معقول اور قابل قبول ہے اور اس قسم کی نبوت جس کا کہ یہ احمدی لوگ دعویٰ کرتے ہیں واقعی جاری ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر کسی قسم کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

مزید براں ٹبورا شہر کے ایک متمول خاندان کے ایک فرد مسٹر شمس الدین قاسم علی صاحب جو کہ میرے بڑے دوستوں میں سے ہیں۔ دو تین دفعہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بھی گفتگو بہت حد تک مفید رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ہمارے اس قدر قریب آ چکے ہیں کہ آپ نے گفتگو کے دوران ہی ایک ہزار شلنگ کا چیک بطور سکول فنڈ دے دیا اور اپنے ایک لڑکے اور لڑکی کو ربوہ میں تعلیم دلانے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ آپ کے دائیں گردے میں کچھ تکلیف تھی۔ چنانچہ جب آپ بغرض علاج انگلینڈ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ تو سفر اختیار کرنے سے قبل ملاقات کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور بڑے ہی اہتمام سے دعا بھی کروائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ماہ کے علاج کے بعد جب وہ صحتیاب ہو کر واپس تنزانیہ آئے تو پھر بھی ملاقات کی اور اس ملاقات میں آپ نے دسمبر ۱۹۷۰ء میں ہمارے تنزانیہ مشن کو ایک لینڈ روور دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

تنزانیہ کے قومی تہوار (سبع سبع) کے موقعہ پر دینی کلاس کے طلباء کو پروگرام کے مطابق لٹریچر کی مفت تقسیم کے لئے بھجوایا گیا۔ طلباء نے کئی سو پرانے سواحیلی اور انگریزی اخبارات مفت تقسیم کئے۔ عاجز روزانہ نماز مغرب کے بعد مسجد میں حدیث شریف کا درس دیتا رہا۔ مشن کے دیگر کاموں کی انجام دہی کے ساتھ

تاثرات واقفین وقف عارضی

(۲)

محترم منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ نے مقررہ علاقہ کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ:-

اس علاقہ میں پسماندگی اور ذرائع رسل و رسائل کی کمی اور دور دراز پہاڑی سلسلوں کے دامن میں واقعہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی حالت قابل رحم ہے عوام کی اکثریت جاہل اور ناخواندہ ہے۔ اس علاقہ کا اسلام ایک عجوبہ نظر آتا ہے۔ .... اسلام کے نام پر شرک کیا جاتا ہے۔ پتہ چلتا ہے کہ عوام نے اسلام کی چمک سے مرعوب ہو کر ابتداءً مسلمان ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن انبوہ در انبوہ اس طرح مسلمان ہونے والے لوگ بغیر اسلام کے حقیقی علم کے مسلمان کہلاتے رہے اور کہلانے کو یہ مسلمان ہیں لیکن اسلام کی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں۔ ...... یہ اسلام کے بنیادی اصولوں اور عقائد سے ناواقف ہیں۔

اس علاقہ کے لوگوں کی روحانی حالت کے متعلق مکرم محمد منظور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

اس کے اونچے برفانی پہاڑوں کی برف کی طرح اس علاقہ کے لوگوں کے سینے انتہائی روحانی توجہ کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی پگھلا سکتی ہے۔ اس علاقہ میں احمدیت کا کام نہایت کٹھن ہے۔ حضور ان لوگوں کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ یہ بہت بدنصیب لوگ ہیں جو دین اور دنیا کی نعمتوں سے محروم ہیں

مستقبل کے متعلق مکرم محمد منظور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

سیدی! میں سوچتا ہوں کہ وہ زمانہ جب آئے گا کہ جب .... احمدیت میں فوج در فوج داخل ہوں گے۔ جیساکہ ہمارا ایمان ہے اور جیساکہ اللہ تعالیٰ کی بشارات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں درج ہے۔ تو اس وقت بھی اگر لوگ اسی طرح احمدیت میں داخل ہوئے اور ان کی تربیت صحیح معنوں میں کرنے کے انتظامات ہم نہ کر سکے تو ان کی احمدیت بھی ایسی ہی ہوگی۔ اس آنے والے زمانہ کے لئے اس معیار کی بنیاد ہی تاحال جماعت نے نہیں رکھی ہمیں تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے تاکہ احمدیت کی بنیادیں مضبوط سے مضبوط تر بنائی جا سکیں۔ تحریک وقف عارضی اس نقطہ نگاہ سے بڑی مفید اور مؤثر ثابت ہو سکتی ہے اس کے ذریعہ موجودہ پود کی تعلیم و تربیت سے ہی لوگ آئندہ آنے والے زمانہ میں تعلیم کے فرائض ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں لیکن اس تحریک کی اہمیت کے مطابق جماعت نے تاحال توجہ نہیں دی۔ جو ہماری بدنصیبی ہے۔

حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو روحانی تحریک پر لبیک اور عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال نو جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ کی سالانہ مجلس مشاورت اور مبلغین کرام کے اجتماع کا پروگرام بنایا گیا۔ تنزانیہ مشن کی سہ سالہ سکیم ڈرافٹ کر کے محترم جناب وکیل التبشیر صاحب اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ جماعت کی تعلیمی تربیتی ترقی کے پیش نظر مختلف سکیموں کا اجراء کیا گیا۔ مرکز سلسلہ کو موجودہ حالات سے آگاہ کر کے اس کے مطابق تنزانیہ میں اپنایا پالیسی اختیار کرنے کے پروگرام سے بھی مطلع کیا گیا اس سلسلہ میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر بدوملہی بھی خاکسار کی کافی حد تک مدد فرماتے رہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (راقم)

پروفیسر و اساتذہ حضرات توجہ فرمائیں

حال ہی میں پروفیسران اور اساتذہ حضرات کی تنخواہوں میں اضافہ ہوا ہے انہیں چاہیئے کہ حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد بابرکت کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں ضرور حصہ لیں۔ فرمایا:-

"ہر سال جو انہیں سالانہ ترقی (زیادتی) ملے اس میں سے پہلے مہینہ کی ترقی تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کی تعمیر کے لئے دیدیا کریں"

امید ہے کہ آپ حضرات مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل کر کے مزید اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات اور فضلوں کے وارث ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ملتان کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ ملتان کا پہلا سالانہ اجتماع ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوا ملتان کی تقریباً تمام مستورات نے اور باہر سے چھ ممبروں نے شرکت کی۔ اجلاس اوّل میں لجنہ کے قیام کے اغراض و مقاصد۔ لجنہ اماء اللہ کی تاریخ احمدی خواتین اور تربیتِ اولاد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات۔ صداقت محنت اور احمدی عورتوں کی ذمہ داریاں وغیرہ مضامین پڑھے گئے۔ بعد میں دو دو منٹ کے لئے پندرہ بچیوں نے مختلف دینی مواضیع پر جو قرعہ اندازی سے ان کو دیئے گئے تھے فی البدیہہ تقریریں کیں۔ اجلاس ثانی میں جو تین بجے منعقد ہوا۔ مربی سلسلہ مکرم مولوی برکت اللہ محمود صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے لجنہ کے قیام کے بنیادی مقاصد بتائے اور لجنہ کے قیام سے پہلے اور بعد کی حالت کا موازنہ کیا نیز صحابیات کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ بعد میں نائب امیر ضلع مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے تقریر کی آخر میں نائب صدر صاحبہ نے تمام حاضرات کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(محمودہ بیگم۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان)

اعلانات دار القضاء

مکرم محمد اصغر صاحب ڈار ولد غلام محمد صاحب مرحوم ایم۔ اے۔ امین۔ ایم ریلوے سٹیشن چک پیرانہ ڈاکخانہ پنچھن کسانہ ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام محمد صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۳۰۷۶/۱۲-۱۳۰ میں مبلغ ۱۰۰/- روپے جمع ہیں میرے علاوہ مرحوم کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم محمود الحسن صاحب ولد چوہدری محمد حیات صاحب باجوہ مرحوم چک ۱۹۱/۱-۱۱ آر ڈاکخانہ فقیر والی تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد حیات صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۲/۲۵ نمبر دس مرلے واقع محلہ دار العلوم شرقی الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔
(۱) محمد اسلم صاحب (۲) محمد افضل صاحب (۳) ریاض حسین صاحب (۴) مسعود احمد صاحب اختر۔ پسران (۵) رحیم بی بی صاحبہ بیوہ (۶) محمد بی بی صاحبہ دختر۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ **الفضل** خود خرید کر پڑھے

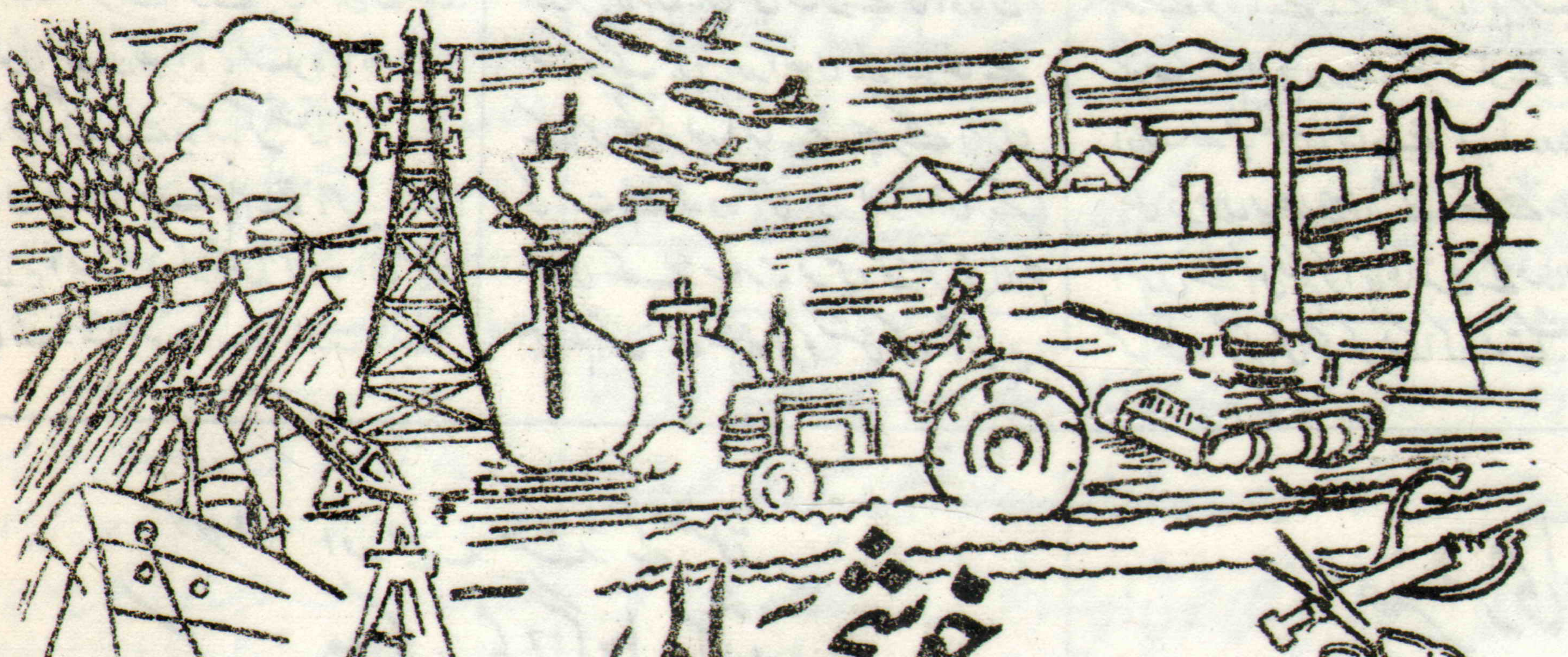

خوشحالی کا وسیلہ قومی بچت

اپنی بچت کو، قومی بچت کی اسکیموں میں لگائیے:

■ انعامی بانڈ ■ پوسٹل لائف انشورنس
■ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
■ پوسٹ آفس سیونگ بینک — عام، میعادی اور بونس کے حساب

اس طرح آپ منافع بھی زیادہ حاصل کریں گے، اور اپنے وطن کے دفاع اور ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں بھی شریک ہوں گے۔

اپنے قریبی قومی بچت کے دفتر یا ڈاک خانے میں تشریف لائیے

جاری کردہ:
سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

NATIONAL 803-C

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار تقریباً ایک ماہ سے بیمار تھا گو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت ٹھیک ہے لیکن سر میں کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (نسیم احمد محمود ڈی ٹائپ کالونی لائلپور)

۲۔ میری ہمشیرہ مسز خالدہ سرور ایم۔ اے۔ بی ایڈ لیکچرار میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور۔ برٹش کونسل کے وظیفہ پر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے یونیورسٹی کالج آف نارتھ ویلز۔ بنگور۔ انگلستان جا رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (امین الرشید ہاشمی کریم نگر۔ لائلپور)

۳۔ میری خالہ ممتاز بیگم صاحبہ سخت بیمار ہیں اور اب کراچی میں زیر علاج ہیں۔ لیکن افاقہ نہیں ہوا ان کی ایک ٹانگ ہوا لگنے کی وجہ سے کام نہیں کرتی تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
(ظفر اقبال گلبرگ کالونی لائلپور)

۴۔ میرے خاوند مکرم مرزا عبد الغنی صاحب آج کل تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ٹی۔ بی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (سارہ بیگم شاہدرہ لاہور)

۵۔ میرے عزیز دوست سید شاہ میر احمد اشرف گزشتہ دو ہفتہ سے راولپنڈی میں زیر علاج ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے
شیخ محمد اکرم محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ

۶۔ خاکسار آج کل جنرل ہسپتال میں ٹانگ کے پٹھے میں نقص واقع ہو جانے سے زیر علاج ہے چند دنوں تک اپریشن ہونے کی توقع ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اس اپریشن کو اللہ تعالیٰ کامیاب بنائے۔ اور مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
انیس احمد جنرل ہسپتال لاہور

۷۔ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب سابق پریذیڈنٹ حلقہ سول لائن گوجرانوالہ کے والد محترم عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں ہر شخص اور جماعت دوست ہیں احباب جماعت سے اپنی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
نصیر احمد ناصر آبادی حلقہ سول لائن گوجرانوالہ

روزہ ایک ایسی نیکی ثواب اور قربانی ہے جس میں سارے ہی مذاہب شریک ہیں

نیکی اور تقوٰے کے حصول کے لئے ساری قومیں ہی روزہ رکھتی رہی ہیں۔

(از سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مومنو! تم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے روزے رکھنے اسیطرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے۔

دُنیا میں بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جو منفرد ہوتی ہیں اکیلے انسان پر آتی ہیں اور وہ ان سے گھبراتا ہے شکوہ کرتا ہے کہ میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا یا شکوہ کا اظہار کرتا ہے تو لوگ اُسے یہ کہہ کر تسلی دیا کرتے ہیں کہ میاں یہ دن سب پر آتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ امید نہیں کرسکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے۔ مثلاً موت ہے۔ موت ہر انسان پر آتی ہے۔ دُنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان بھی ایسا نہیں مل سکتا جو کہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئے گی چاہے جلدی آجائے یا دیر میں پس

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

کہہ کر خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالےٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقوٰی جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے تو تم دوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم اسے کیا جانو۔ تم نے تو اس کا مزہ ہی نہیں چکھا۔ لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے گزر چکے ہیں اور جو اس بوجھ کو اٹھا چکے ہیں انہیں تم کیا جواب دو گے۔ لازماً مسلمانوں پر حجت اُنہی احکام میں ہو سکتی ہے جو پہلی قوموں کو بھی دیئے گئے اور انہوں نے ان احکام کو پورا کیا پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مسلمانو! تم ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پورا کیا تھا۔ اگر تم اس حکم کو پورا کرنے میں سستی دکھاؤ گے تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی اور کہیں گی کہ ہمیں بھی خدا تعالےٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا۔ اور ہم نے اسے پورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تو تم اس حکم کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتے ہو۔ غرض مسلمانوں کی غیرت اور ہمت بڑھانے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور ان قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پورا کیا تھا۔" (تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۷۰)

نیلام کا سامان تعمیر

مسجد اقصےٰ کی تعمیر کا کچھ بچا ہوا سامان موجود ہے جو بذریعہ نیلام فروخت کیا جائے گا یہ سامان نیلامی سے ایک گھنٹہ پہلے دیکھا جا سکتا ہے۔ نقد رقم موقعہ پر وصول کی جائے گی۔

نیلامی مورخہ ۲۲ ماہ حال (بروز اتوار) ۸ بجے صبح مسجد اقصیٰ کے احاطہ میں ہوگی جو چیزیں نیلام ہوں گی۔ ان کی فہرست دفتری اوقات میں دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اقبال احمد شمیم
(سیکرٹری تعمیر کمیٹی مسجد اقصیٰ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق
ایک تاکیدی گزارش

اللہ تعالےٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتٰی کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس نیتی ہے پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے ادائیگی بھی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح (ہر کمانے والے کے لئے) ایک آنہ فی روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ گئی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔

قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکز کا چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالےٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۱۷ اکتوبر۔ ڈھاکہ کومیلا کھلنا۔ چٹاگانگ اور مشرقی پاکستان کے کئی اور شہروں میں ہندو مسلم فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ ڈھاکہ کے مرکزی علاقہ شنکاری بازار میں فسادات کے بعد ایک سو انتیس افراد گرفتار کر لئے گئے پولیس اور فوج کے دستے شنکاری بازار میں گشت کر رہے ہیں فسادات میں ہلاک یا زخمی ہونے والوں کی تعداد نہیں بتائی گئی۔ بنگلہ دیش کے کئی وزراء نے متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا۔ اور ہندوؤں کو مکمل تحفظ کا یقین دلایا فساد کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ درگا پوجا کے جلوس باجوں گاجوں کے ساتھ شور مچاتے ہوئے نماز تراویح کے وقت مساجد کے قریب سے گزرے جس پر مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا غیر مصدقہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اسی قسم کے فسادات کھلنا چٹاگانگ کومیلا اور دوسرے شہروں میں بھی ہوئے ہیں مقامی ہندوؤں نے الزام لگایا ہے کہ یہ فسادات پاکستانی ایجنٹوں نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کرائے ہیں۔

اسلام آباد ۱۷ اکتوبر۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس الزام کو غلط قرار دیا کہ مغربی پاکستان میں بنگالیوں پر تشدد کیا جا رہا ہے ترجمان نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان میں بنگالیوں کو راشن اور گزارہ الاؤنس دیا جا رہا ہے سول ملازمین غیر سرکاری بنگلوں میں مقیم ہیں اور انہیں بھی فراخدلی سے گزارہ الاؤنس دیا جا رہا ہے اسیطرح غیر سرکاری بنگالی ملازم تجارت پیشہ افراد مکمل تحفظ اور سلامتی کے احساس کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں لیکن مشرقی پاکستان میں بہاریوں اور دوسری لسانی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی حالت ناگفتہ بہ ہے جو انتہائی مشکل حالات میں تنگ کیمپوں میں پڑے ہیں اور درحقیقت ریڈ کراس اور اسی قسم کے دوسرے اداروں کی خیرات پر زندہ ہیں۔